

محرم عشق ہمیشہ رہا کردن زندگی

اس کے حق میں یہ بھگ پاش اریاد ہے
اُن کو یہ فکر مگر اس کی کریں بخ کرنی
خود تو ہندی تھا پیام اس کا تھا مکمل نہیں
فطرت شیخ ابھی تک ہے وہی بُر ہٹھی
اسکے دام میں سمجھی فتنے ہیں فنگا جئی
اہل حق سے کبھی اس کی بنیگی نہ بینی

قوم کو امن و محبت سے بلا جائیں نے
عمر بھر ان کے لئے وہ رہا مصروف جہا
گالیاں سن کے عادی تاریخاً ان کو
ہوشیار اہل طبع جب تک وستا کے ساتھ
یہ بظاہر تو مسلمان نظر آتا ہے
یہی منصور کو سولی پہ چڑھانے والا

یہ تحقیقت ہے کہ دنیا کی نظر میں ناہیہ
محمد عشق ہمیشہ رہا کردن زندگی

جید
اللہ
علیہ
الصلوٰۃ
و السَّلَام

تریستی کورس ۳ خدام الاحمدیہ

۱۹۵۲ء اکتوبر ۲۸ء

مجاہس کو اس سے قبل بذریعہ اخبار اور بذریعہ گشتی خطا طبع دی جا چکی ہے کہ اس مذہب تربیتی کلاس س لازم اجتبااع کے کم بجائے معاہدیں شروع ہو گی۔ مجاہس اس کے لئے ایسے خداوند بھروسیں جو مرکزی تربیتی حاصل کرنے کے بعد اپنے مقام پر جا کر دوسراں کو بھی تربیت دے سکے۔
یہ کلاس کس قدر ضروری ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ اس کے نصاب کا تعین اور اس اندھے کا تقریب خداوند حضرت امیر المؤمنین ایڈہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے جو خداوند اس کلاس میں سthal ہوئے کے لئے آئیں۔ انہیں ۱۹۵۲ء اکتوبر ۲۸ء تک دفتر خدام الاحمدیہ یعنی آمد کی طبع دینی پا یہی۔ اس طبع مجاہس کی طرف سے اس کلام، ہمیں شاہل ہوئے دلوں کے نام یکم اکتوبر ۱۹۵۲ء تک دفتر کر دیں اس کی طبقہ چاہیں تا ان کے لئے مناسب انظام ہو سکے۔ آینے خدمت اور کم مدد پا سس ہوں۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتے ہوں۔ اور ادو نکھ سکتے ہوں۔ اپنے ساقہ محو دکھ دکھا پیاں انتہت دستندہ اسی قسم یا پسل نکل بیان لکھوں خسروں اور دوسراں کے سطح پر تنزہ دلایا۔
جن مجاہس کی طرف سے سالاد اجتبااع کا چندہ پوری شرح کے ساتھ سونی صدری ادا ہو جائے گا۔ ان کے مذہب سے اس کلاس کے احتجاجات نہیں سئے جائیں گے۔ یقینہ مجاہس کی طرف سے فی ماہنہ میں یہی پہلے برائے احتجاجات آنا ضروری ہے۔ (رئیسِ محمد خدام الاحمدیہ رکایہ)

جماعت کو طرف کی طرف سے حضرت امیر المؤمنین ایڈہ اللہ تعالیٰ

احضرت مرحوم احمد صاحب ایم۔

حضرت امیر المؤمنین ایڈہ اللہ تعالیٰ نے تصریحہ اخیر کی عالت کے پیش نظر جماعت احمدیہ کو مذہبی مقامی جماعت کی طرف سے ۱۹۴۷ء روپے ریاضے کی رقم بطور حصہ تجوہ کیا ہے۔ جو کچھ بعثت صدرۃ حمافہ اور کچھ بعثت اندھی غیر ایڈہ لقیمی کی طرفی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قبول کرے۔ اور جماعت کو ایڈہ کے خلاف میں برائت دے اور حضرت اسیلہ المؤمنین ایڈہ اللہ تعالیٰ اور رکت کی میزبانگی عطا فرمائے۔ آئین (سرداش راجح)

خدمت دین کے موقع بار بار نہیں آیا کرتے

(۱) یاد رکھو! خدمت دین کے موقع بار بار نہیں آیا کرتے۔ نہیں مٹ جاتی ہیں۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے خدمت دین کے لئے قربانیاں کی ہوئی ہیں۔ ان کو نہیں مٹا سکتے۔ اور یہ ہی اس ثواب کو مشاکن ہے۔ جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتے والے ہوتے ہے۔

(۲) اگر قرآن نے دین اسلامیے احادیث کو قبول کیا ہے۔ تو اس مردہ اور عروق!! تمہارا ذمہ ہے کہ مجھ کیچھ میر کر دیتا ہو۔ اپنے نفس کے شہنشہ کر دیتا ہے۔ خدا اور اسلام کے لئے کہ دیتا ہو۔ مسیح موعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہ دیتا ہو۔ تم اگر بھروسہ دیانت اپنے ایمان اور اپنے عزم خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو۔

تحقیق جید بیدار ہے اور دین باز اور بیدار سپاہی جو خدا تعالیٰ کی رہنا اور مٹ شنودی کے لئے اپنی خوشی اور مردی سے اپناد مردی اپنے امام کے حضور پیش کر چکا ہے۔ ۱۰۰ اپنے اپنے دعوه کا محاجمہ کرے۔ اس لئے کہ تحقیق جید بیدار کے اس سال میں صرف تھوڑے اس دفعہ ہے۔ اور اس ختم ہوتے کے قریب ترا گیا ہے۔ اس کا دعوہ قبل اس کے سال ختم ہو سو فی صدی پورا ہونا چاہیے بلکہ ہر دفعہ کو کرے گا بہ بوجہ رب سے آخر میں ادا کرنے کے سبب پھر تھانی بھی ہو جائے۔ تا آخر میں دینے کے سبب پھر تھانی بھی ہو جائے۔

(درخیل المسال تحریریک جید دبوا ۲)

تعلیمِ کام کا لحاظہ

یہ لے۔ بی ایس۔ سی کی تھرڈ ایئر کلاس اور ایم اے۔ ایم ایس سی کا داخلہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۲ء سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہے گا۔ طلباء کو چاہیئے کہ وہ اپنے پر دیشیں اور کریکٹ سارٹیفیکیٹ کالج کے مجوزہ داخلہ فام کے ساتھ پیش کریں۔ پرنسپل سے اٹریو یوروزان ہنجے سے ۱۲ بجے تک ہو گا دٹائیں اور دیگر مراحت مسخن اور غریب طلباء کو کوڈی جاتی ہیں۔ سینکڑا اور نور مخدع اسی میں داخلہ بھی اپنی ایام میں ہو گا۔

(صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر حمد ایم اے اکن رپسیل)

صیغہ نشر و اشاعت کی مضمون

اس وقت مخالفین احمدیت تحریری تحریر کے ذریعہ ہمارے خلاف، فضادر کو سدم کرنے میں بہت نصیحت ہے اور مقصود بداری کے لئے پرائم کے پیغام کو استعمال میں لارہے ہیں۔ مہفتہ الائمهؑ سخن از نہر کو نہیں کرنے میں ترقیات کا کام کیا ہے۔ ملماش یاں جز کی طرف سے اس فریکٹ کے لئے دو ہم اسالا باتات آرہے ہیں، میں کی وجہ سے اس کی اشاعت روز بزرگ ہر ہی ہے۔ مگر اس صیغہ کو جائز یا حاصل ہے کہ فریڈ سے جوانی احمد دل رہی ہے۔ وہ اس کے احتجاجات پر سے کرنے کے لئے بہت ہی کم ہے۔ احباب کی خدمت، میں اگذہ اشتر ہے۔ کہ ذافت کی ذافت کا اس کرنے ہوئے اس صیغہ کی زیادہ سے زیادہ مالی رداد نہیں تایمہ ہنایت میں اسی سلسلہ کیٹ جاری رکھا جائے۔

ڈ مٹ۔۔۔ جسیلہ رقصم عمارت احمد دل رہنگن احمدیہ بولا کو بد نشہ درست اسیت
بچھو، فی جایم۔۔۔

(اظہار دعوۃ و تسلیم دبوا ۲)

اسلام کی اس زمانہ میں
دو خریفیں ہیں۔ ایک مدبوی
اور ایک سیاسی۔ مدبوی تحریف
ہر شخص کے اختیار می رہے۔
وہ جو چاہے تحریف لے۔
اور اس کے مطابق جو چاہے
کافر بنائے۔ اور جو چاہے
مسلمان کی کا حق نہیں کہا پس
اس سے ناراض ہو۔

دوسری تحریف سیاسی ہے۔ الو
یہ تحریف کوئی فرقہ نہیں رکھتے
یہ تحریف اسلام کا لفظ اور
معنی انخوار کرنے والے کرتے
ہیں۔

"سیاسی طور پر کون مسلمان ہے؟
اس کا جواب تہ دیوبندی دے
لکھتا ہے۔ تقادیریان تہ فوجی محل
تہ گولڈ تہ علی پور اس کا جواب
صرف تہذیب اور عیسائی اور کھم
دے سکتے ہیں۔"

اگر کس جماعت کو دیکھا
کے پڑو مسلمان بختنے اور بمحض
ہیں تو ایک لاکھ مولویوں کے
فوتوں پر بھی اس کو سیاست
السلامیہ سے باہر نہیں بکال
سکتے۔

"آخریں آپے درد مندلے
نصیحت فرمائی۔" اگر وہ اکسر
بخت کوہن محضیں گے تو ان کو
ایک ایک کر کے دوسری قویں
کھا دیں گی۔ اور انکو پوش
اس وقت آئے گی جب ہوش
آنے کا کوئی خالد نہ ہو گا۔
یہ ۲۵ لکھ کا ذکر ہے۔ اس وقت قادعاً
ہومسلم ایک میں بھی نہیں تھے۔ اور عالم اب
کے ذبن میں کوئی ایسی بات نہ تھی۔
یا اسلامی اصولوں کی کھنچتیں ہیں
جو احیت کے ذریعہ ہو رہی ہے۔

درخواست ہائے عطا

عزیزہ بخشیرہ امن اسلام (امیر خواجہ)
محمد رسول صاحب سیزی ہر سینہ کو کایا جائے
ایک عرصہ سے بیماری میں ہیں۔ نیز سری
عزیز جیلہ صاحب کی نہیں ہے۔ اور مفت سروود
عمر جیلہ صاحب کی نہیں ہے۔ میں اسی
میں ہے۔ بزرگان سلسلہ اجنب کام ان فی حصہ
کامل دعا میں کئی نہیں دیا جائیں۔ محمد عیاش احمد
میں جو افسوس دیتی منقصہ شکل میں پڑھی گئی
تھی۔

صرف جہاد کے سلسلہ کچھ عرض کرتا پاہتے ہیں۔
بے شایعہ موجودہ اسلام نے مسلمانوں
کو ایسے جہاد سے منٹ فرمایا ہے جو اتنی اس
وقت تہ طاقت ہی اور تہ فرد مگر آپ
سے بہت پیسے سید احمد شہید اور ان کے
مقام ساقی شاہ اخیل شہید ہیں جو پہنچے دے
پکے سمجھے۔ دیکھیں بکر سر سید احمد شہید
اور مجددی کی آمد کے دری طلوع اسلام "کی
طرح مکمل تھے۔ وہ بھی بھی خوتلے دے رہے
تھے۔ ان کے علاوہ سیدنا علیؑ علیٰ ذمانتے ہیں
فوتے دیبا۔ بھیجیں موجودہ اسلام پہنچنے کی
اکر نہ رہے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ گوئی تلوں شہادت کے
جہاد کا دلت نہیں۔ مگر یہ تکمیل "کام سزوں تک
دققت ہے اور صرف کچھ ایسیں بکر دہ جہاد
خود کے بھی دلکھایا اور اپنے تیکھے ایک ایسی
قالی جاعت پھوٹ گئے۔ کہ یہ متواتر اس جہاد
میں مصروف ہے۔ اور جب تک خدا تعالیٰ کا
نشانہ سے مصروف رہے۔

آئیے مولانا اب خود کی کہ دو ذہنیں
سے کوئی سچا بت جو ہے۔ ایکاہد لوگ جو
تلوار کے جہاد کے قابل تھے یا یاد ادا کیا
کافر ستداد ہے تو تم کے جہاد کا بیڑا اٹھایا
جاتا ہے جو ہے دین میں بوجہاد کی ہے اس کی
ایک دنی قائل ہے۔ صرف اخراج فور کے پورہ
اعفل حق اور مولانا طفر علی خاری ہی جو احمدیت
کے دشمن عینہ میں قائل نہیں بکر آپ کا مدد
اقبال ہیں تہ درفت اس تحریک کا ماج رہے۔
بکھر اسی باغ کی نوشیں کرنا رہے۔ ملاحظہ
ذرا سے علام اقبال خواتی ہیں سے

ہو چکا گو قوم کی ثہین جعلی کا نہیں
ہے گر باتیں ایسیں سن جانی کا جھوٹ
(دیگر مردم شایر گور) یہ میں خالی ہے جو
یہ میں خال ہے جو اسی دنمان کے حاظے سے احمدیت
کا بندی دی اسلامی اصول ہے۔ ایسے ہے صدائی اور
جانی کافر آپ سمجھتے ہوں گے۔

نیز دین کو جانے دیجئے آپ سیاست
سے خوش ہیں تو سیاست ہی سہی فرمائیے "پاٹ ان"
تلوار کے جہاد سے حاصل ہوا ہے اپنی جہاد کے
کیا یہیجی موجودہ اسلام کی صراحت کا فظیل ایک
شان نہیں ہے۔ اگر آپ تو شہادت الہی کے
قابل ہیں۔ آپ کو اقبال کا یک خوش جس
ذہنیں جدت قیمتیں میں پہنچا دیتا ہے۔ الہی
نشان میں دہ جیسا ہے۔

پھر آپ کو مسلم ہے کہ پاکت نہ کر اصول
پر عمل کر کے ملائیں ہے۔ ملائیں فرمائے حضرت
امام جماعت احمد کی ایک تحریک جو آپ پاریز
اسلم کا لغزش دیتی منقصہ شکل میں پڑھی گئی
تھی۔

روزنامہ — (الفصل) — کا ہو مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۴۳ء احمدی مسلمانوں کے ذریعہ اسلامی اصول کی فتح

"دیوبن تحریک" کے اصحابے والے دے لوگ
بھی چھپیں تھے اس مقام امن کے اپنے ممالک
کے بالکل اٹھافت سید احمد بریلویؑ کی
بالا کوٹ میں غالب ۳۲۳۷ میلہ ایں شہادت کے
بعد سرحدی علاقہ میں ایک جمیعت تیانی میں ۱۰
جن کے ہمراہ شروع شروع میں ہندوستان
میں بھی قامکریوں وغیرہ میں موجود تھے۔

خود حضرت سید احمد بریلویؑ انکیزہ فوج
کے خلاف جہاد کے خلاف تھے۔ اور دو دو رانہ
کا شرطیہ کر کے اور ایک بیلی چار کاٹ کر ریختان
کے لاستہ سکھوں سے جہاد کرنے کے لئے
علاقہ سرحدیں لگے تھے۔ اور دو بیانوں
سے بھی سکھوں کی راستہ آئے۔ مگر آخر میں مسلمانوں
ہم کی بے وفا سے شاگ آکر بالا کوٹ میں
پناہ گیر ہے اور دہر شیر شکھ پر ریختن
کے لئے خلاف سے شہادت پائی۔ آپ کی سیاہ گاہ تک
راہ نامنی بھی کی تیاس مسلمان ہی تھے تھی۔

آپ کے سر بریوں سمجھتے ہے کہ آپ
فائدہ سخنے ہیں۔ اور عچھے طور پر کریں گے۔ اس
اشنا میں انگریزوں نے سکھوں کو پے پے
شکستیں دے کر بچا بچی اپنا تسلط جائی۔
اگر سید صاحب کے مریدوں نے انگریزوں کی
حالت خفت جاری رکھو دراصل نہیں تھے۔ میک
یہ تحریک مغلام احمد پر جسید صاحب کے مریدوں
میں سے کئی ایک علیت انگریزوں کی اطاعت قبول
کر لی تھی۔ اور انگریزی علداری میں تعلیم و تدریس
میں صوفیت ہو گئے تھے۔ جن میں سے ایک حضرت
محمد قاسم ناٹوی یا نیز مدرس دیوبند بھی تھے۔

حضرت سید مسعود علی اسلام تے جب اسلام
کے سینے کام کرنا شروع کیا تو اس سے پہلے ہی
دیوبنی تحریک پاٹ دم غر تو پھیجی تھی۔ اور انگریز کو
اس سے کوئی خطو یا تھیں رہا تھا۔ اس نے یہ
جس کو احمدیت دیوبنی تحریک کا دو عمل تھی تھی
تاریخی حقائق کا مت جوانا ہے۔ بیکھ نعمت بدیانی
میں ہے۔

چونکہ باہت طلوع اسلام کے دری عجزت میر
سے احادیث نبویؑ کے مکمل ہے۔ اور یا یہ میر
احادیث نبویؑ اور کتب اسلامی لمحہ پر جس میں
العاصیانہ میں اور پادربویں کی تحریکوں میں مکمل
ہے۔ جن میں انہوں نے اسلام پر فرماد
کی ہے۔

(آناد ۲۸ ستمبر ۱۹۴۳ء)
اس عبارت میں مذکور دریت بنوہ بخاری جس
طریقہ ہے تھے کو ذیر کرنے کی کوشش
کی ہے۔ اس کی مثال آج ہوائے احراری اور
سودہ دی علم الکلام تکنہ مکمل ہے۔ اور یا یہ میر
کی نظر آیوں اور پادربویں کی تحریکوں میں مکمل
ہے۔ جن میں انہوں نے اسلام پر فرماد
کی ہے۔

شہزادہ

کی قسم سے بولا تھا مقام صاحب ناؤ تویی رحمة اللہ علیہ
کی دفاتر ملاحظہ ہے۔

سہر صورت آپ کمالات بہت کے
شہی اور فتحیں۔ آفتاب الگ قوم
ستاروں سے پہنچے طوب کے آفتاب
کے شہی ذوب ہوتے ہیں کوئی فتنہ نہیں
آتا۔ اسی طرح بالغ فتح اگر گھنٹوں پر فور
تمام انسان سے مسلسل پیوٹ ہے۔
تو آپ کے بنی ٹھالات ہوتے ہیں کوئی
فتح نہ آتا۔ (رسالہ)

مولوی صاحب خود ہی غور فرمائیں کہ یہ
جماعت احمدیہ کے سلک کی تدبیر ہے؟

کھلا اتیخ

"آزاد اور تیرستھوں" یہ پوچھیا کردا
ہے۔ کہ نہ کبھی انگریز حکومت سے یہ مطابق
کی تھا کہ ہمیں غیر ململ اتفاق تواریخ جاتے۔
مال انکھیم تے جو کچھ کہا وہ صرف یہ تھا کہ
ایک ندی فرنگ کی طرح ہمارے حقوق مجیدیم کے
جاتیں اس کے پیشیجہ اندکن کہ "غم" غیر مصلح
اقلیت بننا پڑتے ہیں۔ بلکہ ایسی ہی ہے کہ
بعض شیعہ احمدیہ کے اس طبقہ پر کہ ہمیں اقلیت
تواریخ بانی کوئی نہیں اعلان کر دے کہ شیعوں
نے اپنا غیر ململ ہونا قبول کریا۔
اس سلسلہ میں ہم حضرت امام جماعت احمدیہ
کی ۴۰ سالہ تحریر پیش کئے ہیں مولوی سکتے۔ آپ
کی فرمایا۔

بعض لوگ پہنچتے ہیں کہ جب ایک دوسرے
کو کافر کہ کہا والی ہے تو اتحاد
لکھتے ہو۔ میں کہتا ہوں یہ ایضاً
غلط ہے۔ ایک شہید الگ سار پر چڑھ
کر دسرا اور مرتبہ کافر کہے۔ تو اسے
استحاد پر اثر نہیں ڈیتا:

"میرا فیصلہ یہ ہے کہ خرطہ اپنے
اپ کو مسلم کہتے ہے۔ اور قرآن مجید
کی شریعت کو منسوخ خردا نہیں دیتا
اس سے اتحاد کرلو۔ تویی برکات
اور انعام قومی اتحاد کی وجہ خواہ ہے"
دیکھ جشم

جو قوم مسلمانوں کے باری اتحاد کو ہمیں مجب
برکت و اعتماد کھجھو ہو وہ بحدا قومی مصالحت میں
دور سے ذوق کے الگ کیسے باختی ہے؟
hum "آزاد" کو کھلا اتیخ کرتے ہیں کہ وہ ان الفاظ
کے خلاف کوئی ایک یہی رت حضرت امام جماعت احمدیہ
کی پیش کرد کھجھے ہے۔

ہے۔ جو ہندوؤں کی کتابوں میں تو ہے
عالم حقیقت میں نہیں۔

سیح موعودؑ کی صداقت کا

ہیرت ایک گیجہ اعلان
قرآن مجید نے ایک عینی کی صداقت کا یہ
بات یا ہے۔

یحییٰ علی العباد ما یا تهم
من رسول الکافر ایه یا یقہم

یعنی سچے ماورے کے ساتھ فرزانہن ادم نے ہمیشہ
استبری کا ہے۔ اب تو یہی بات ہے کہ موجودہ زمان

یعنی میں کوئی لوگون نے دو لے بیٹت ہی۔ اور یہ قول
آزاد مالت یہاں تک پہنچ گئی کہ

مرجع شخص کے نام پہنچ قاتے والے
انتحام کرنے سے انکار کر دیں۔ وہ

بیویت کا کاردار بار شرعاً کہ دیتا ہے اور
ہزاروں مدد پر پیش ہوگی اس کی پوچھیں

پر ایمان لے آتے ہیں۔ (آزاد کریم رضا

گر گرفت حضرت سیح موعودؑ ایک ایسے وجود ہیں
کہ جو کے خلاف ساری دنیا مخدوٰہ خدا نام کے

ہوئے ہے۔ اگر حضرت سیح موعود علیہ السلام خدا کے
ہرگز یہ نہیں ناطقوں کو کہ رخ آپ کی طرف
کیوں ہیں دوسروں کی طرف کیوں نہیں۔

در اصل بات یہ ہے کہ دنیا کو آپ کے پیش
میں ایک شاخوں شکن نظر آتی ہے۔ اور وہ شکن
دوسروں میں ضفق دیے گئے۔ پس دنیا اتنی اندھی ہیں
کہ وہ شر اور شیر کی تصوریہ میں فرق نہ کر سکے۔

کیا یہ تردید ہے؟

ایک مولوی صاحب نے آزاد (۱۴۹۵ھ)
میں لکھا ہے کہ اندھی لوگ حضرت موالا المختار
صاحب ناؤ تویی رحمة اللہ علیہ کی طرف فتح نبوت کا
ذخیر مفہوم پیش کر رہے ہیں۔

حضرت سیح موعود علیہ السلام نے گول کرم
صلات اللہ علیہ وسلم کو آنے کا بیان بدایت قرار
دیتے ہوئے خدا یا ہے۔

"سچ کی چیزیں اور ہماری یقینی حقیقت
ہے ہم کافر نہ ہوں گے۔ اگر اس بات

کا اقرار نہ کیں کہ توحید حقیقت ہے
اس نبی کے ذریعہ پائی۔ اس انتاب

ہدایت کی شعلہ دھوپ کی طرح ہم پر
پڑتے ہے۔ اور اس وقت تک ہم سور

رہ رکھتے ہیں۔ جب کہ کوئی اس کے
معاذ پر بکھرے ہیں۔ (حقیقت الوہی ۱۱۶)

یہ تو حضرت اقبال کی تشریح ہے۔ اب مولوی صاحب
کہ آپ نے وزارت نازارہ کو ہمنوں کی محکم رکھا

"فتح نبوت" کے پابنانوں کے کارنے
سید البذر بخاری نے اوارکی شان میں یہ

قصیدہ مکھابے۔

جیسی پر درویات العقباب مجاز

رلوں میں دیون کا عزم جوں جھائے ہوئے
سرپوں پر روز ابوزر کا غیض سای عکن

لپوں پر جماعت نادر و رُنگ لائے ہوئے
و فتح نبوت کے پابنان دلیق

دفا دفع حمایت کا عہد چھپائے ہوئے
(آزاد کافر نوشہر)

اب سیما صاحب کے مدار سید عطا امداد
مکھبیاری) کی نیا سے "فتح نبوت" کے پابنان کے
کارنے سے سننے۔

"کھلے اسے پرستہ ہم انگلیز کو مانی یا پ

کھلتے تھے۔ انگلیز علی کی وقاریں
ڈوب کر تو کوں پر گولیاں

حلماں مصروفوں کی بیساں حسنیں
کعبہ کو فتح کرنے کی کوئی ترشیش

کی۔ (آزاد اکابریہ لکھوں)

کس بیویت کی صفر رات ہے؟

آنادار سترمہ (۱۴۹۷ھ) میں ایک ریشم دماغ
انہاں فی راشن اند نڈر کا شوت دیتے ہوئے

فرماتے ہیں۔

"بِسَمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِرَحْمٰۃِ الرَّحْمٰنِ وَرَحْمٰۃِ الرَّحِیْمِ

بِرَحْمٰۃِ الرَّحْمٰنِ وَرَحْمٰۃِ الرَّحِیْمِ
بِرَحْمٰۃِ الرَّحْمٰنِ وَرَحْمٰۃِ الرَّحِیْمِ

"مجاهد الحظیر"

قرآن مجید نے پابن احمد باتے ہیں۔

"اصلیح نفس والذین جاہدوا

شناہتہ صدیقہم سبلنا دعکبوت

(۱۴۹۷) قیصر کی تربانی جاہد و ایام اللہ

راضیہم (محرات)

کبیر (زفقات)

(۱۴۹۷) قاتل۔ فضل اللہ الجاہدین علی

القاہدین (صلوٰہ)

اس کشیرے کے نام پر کے جاہد اسلامی مصلوٰہ

میں ایک وکیم معموم رکھتا ہے اور تقابل اس کا

صرف کیا ہے۔ عوام شمن کی خوج کشی پر فرض

سید مسلمان ندوی فرماتے ہیں۔

"اکٹر ٹوگ یہ بیکھنے میں کہ جاہد اور

قاتل دو تو ہم سنتے ہیں۔ حالانکہ ایسا

نہیں، مہرجاہ تقابل نہیں ہے۔ بلکہ جاہد

کی مختلف تمثیلیں سے ایک تقابل

اور دشمنوں سے ایسا بھی ہے۔

دیرت النبی (بچہ موت ۳)

پھر سکھتے ہیں۔

"ہے وہ جاہد ہے جس کا موسم ہر سلان

کوئی نہیں آتا۔ اور جس کو آتا ہے،

قائم ہے ایک دفعہ ہے آتا ہے" (رہنم ۲)

پس دلکش جاہد اصلاح مال و جہاں کی اور سلیمان
کے جاہد ہیں اور عوام نے لمحی نہیں کھا کہ یہ جاہد

کیوں نشوونہ ہم سکتے ہیں۔ بیکھیش سے ایسا بھی

کار پر نہیں اور عجم جاہد پسند ہوتے ہیں۔ علاوه اسیں

جاہد شیرین ہیں بھی حصہ لے پچھے ہیں اور اس کے

لئے سربراہی کرنے کو تباہ ہیں۔

مگر اس کے پرنس اخراجی علماً میں کہ وہ مہر

تقابل کر ہی جاہد سمجھے میں ہیں۔ لیکن جب ماری

تھر میں ان کے سے جاہد شیرین کا ایک ہی موقد

پسداشتہ ہے اور ان سے جاہد میں شرکت کی رخوت

کی تھی۔ تو جوں نے مھات نہ کیا دیا۔

"غایا فیصلی پہنچنے سے جوں نے

نہ کیا جاہد کیا اور اخراجیں کی رخوت کیا۔"

وظیفم بیذرت یا میں کی رخوت نہیں

یعنی تم نہیں بے جاہد میں پہنچے ہیں۔ اس لئے لڑائی میں

یا لڑائی اور وہ پیوں یہ یوں سے لڑائی کی ٹوٹیں ہم پر

تھیں، عوام پر ہے۔ لیکن اسکے باوجود جاہد اسے

منظر کر جاہد ہے۔ اور وہ مجاہد اُم۔

کرنے ہیں۔ گوہنڈستان کے ابتدائی نصادری دراصل
فلپائن سے بھرت کر کے ہندوستان میں وارد ہے
لختے۔ خانچے لکھتے ہیں:-

جنوی ہند کی بیاست کو چین سکے پہلوں میں بروایت
چل آئی ہے۔ کجب میکل دوسرا دفعہ سلطنتی
برداشت کرنے۔ ہمارے اباود احمد علیؑ کے
عقلت کے مارے یروشم سے مکلن پڑے۔ اور
سردودی۔ عورتوں۔ سماں نبول اور نبود لیل کا کیک کیز
گروہ اسی مکالمی میں رہا۔

پس نہایت اغلب ہے۔ کیپی اور
دوسری صدی میں یہودی مسیحیوں نے
بھی تجارت کی خاطر بیانیں ایجاد کرنے
ستگ آکر تعلیم مکانی اختیار کر لئے تھے، اور
ہندوستان آئے ہیں۔ ایسا مسلمان
ہے کہ یہ ہمارا یہودی مسیحی (جنہیں مقدی
پنڈیں نے تبلیغی خدمت ادا کی تھی)
مقدس برتلائی رسول کے ذریعہ منیٰ عالم
پر ایمان لائے تھے۔ اور جب انہوں نے
تعلیم مکانی اختیار کی تو اپنے ہمراہ تبریز
متین کی انجمن کا آرائی نسخہ ہندوستان
لے آئے۔ جو پنڈیں کے وقت تک ان
کے پاس محفوظ تھا۔ (ص ۲۶۴)

(۵) آرای انجیل کے متعلق پارہی صاحب لکھتے ہیں
..... ششم کے نئے ہونے کے بعد بیوی سیکھوں
کی پرانگی کا گھر سے رشک کے تربیتی
انجیل کنوان سے غائب ہو گئی۔ جب
مقدس پیش فتنے داری انجیل کے ایسے نایاب
نئے کو درہ منورستان میں دیکھا۔ تو اس کا دل
خوشی کے مارے طیور اپھل پڑا۔ ص ۲۳

جو کوئی متن رسول نے مرتب کی تھی۔ پادری برکت اللہ صاحب
کا یہ خیال کر صرف ان لوگوں کے آباء احمد حضرت
میسیح کھواری بر تملائی کے دریہ میں ہے تھے۔ ورنہ
خود بر تملائی نے ان لوگوں میں جا کر منادی تھی۔ تدیم
عیسائی مورخین ”یوسی فی ایسیں“ اور مقدس سیرہ و مک
ہد رہبالا حواری حاجت سے ثابت ہیں۔ یہ مورخین صاف
لکھتے ہیں۔ کہ ہندوستان کے لاں سیجھوں میں عبران انجیل
کے مسلمانی مقدس بر تملائی نے منادی تھی۔ عیسائی طریق
سے حضرت مسیح کے حواری بر تملائی کا ہندوستان آناتا ہے
۔۔۔ پادری ایم ارجمنس اپنی کتاب ”دی اپا گوئل بیو
ٹیٹھا منٹ“ میں تدویم کرتا ہے ”ایدیں کی تاریخ خواہیاں“
کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔ بر تملائی کے مختلف انس کتاب
میں لکھا ہے۔ کہ ہندوستان میں جو کسی اس وقت قبیل
حوروں میں مختصر تھا۔ آئئے اور مسترد ہوئے سے مقابل
کرتے رہے۔ اور آخر کار شہید ہوئے۔ اور یہی دن
محضے۔ (۴۵-۴۶)

حضرت صحیح ناصری علیہ السلام کے نقش قدم پر بند انی تصاری کی ہندوؤں میں آمد

لشمیری ایک قدیم عیسائی قبرستان کا اکٹھا ف

دراز مکرم شیخ عبد القادر صاحب لاپلور =

ہندوستان میں نصاریٰ کی موجودگی کا ذکر باقی المذاہ
کرتا ہے:-

جب پنٹیں سنس مہندوستان کی گئی۔ تو رہائی اسکو
ایسے لوگ ملے۔ جن میں رسول برلنیاں نے مدد کی کہ
امن۔ اور یہ رسول ان لوگوں کے لئے الجھنومی کا
ایک نسخہ عربانی (دآرای) زبان میں چھوڑ کر سنتے
جو اس وقت تک ان کا پاس محفوظ تھا۔ وہ لوگ
اسی الجھنولمی سے بخوبی واقف تھے پس پنٹیں سنس نے
ان میں نہیں تقابل ترقیت کام کیا۔“

(Eusebius, Ecc I. Hist. BK V. chap. 4.)
 (۲) جیو دم بھی کارمانہ شہر تا نہیں ہے۔
 شہر و سفاری نصیری کا ذکر نہیں ہے۔ اس سند میں وہ
 لکھا گئے۔

مہندوستانی (مسیحیوں کے) پندرہی درخواست
پر نکند دیر کے بیٹھ نے "پنڈی مسی"
کو مہندوستانی لیج�، وہاں جا کر اس کو معمول پڑا۔
کہ برلنیائی نے جو راہ درگاؤں میں سے تھا، ان
لگوں کی مدد اور کمی خوشخبری کی انجمن میں کے مطابق
منا جائیں گے۔ انجمن کا یہ فتح عربی (آرامی)
زبان میں لکھا ہوا تھا جب پنڈی مسی واپس
سکنندیہ آیا۔ تو وہ اس فتح کو اپنے ہمراہ لے کر
jerome, liberde viris
Illustribus ch. 3

(۳۳) پا دری بر کت اند صاحب ایم۔ اے منکورہ
دو خواستے اپنی کتاب تاریخ کلکسیون سندھ و سستان
سر دوم کے باہ اول میں پیش کرنے کے بعد یہ محوال
اٹھاتے ہیں۔ کہ مقدسی پین فیض نس سندھ و سستان کے
کس حصہ میں ہے۔ اس سلسلہ میں مورخ یمند طریقے
حوالہ سے لکھتے ہیں۔

”مورخ یتیندرا کاتیا س ہمیں معمول صورم ہوتا
ہے۔ کو جس مہندستانی کھلیسا کی پاس مقدمہ
پیں ٹھیک نہ کر سکتے۔ وہ یہودی نسل کے میکی بنتے
ہج کے آنایاد اجداد مسزی بہن کے کسی گوش میں
آبیتے ہتے۔ چونکہ پیں قاتیں خود مرزاں نسل کے
نکتے۔ غالباً اسی دلائل رکندر یوسف کے برابر پ
دیمیرسیس کی نظر انتساب اُپ پر بڑی۔ اور اُپ
برانی نسل کے میجھوں کی مدد کرنے کے لئے
رمذنہ و مستانہ ہم بیچھے گئے۔“ (ص ۷۳)

حضرت مجس مودود علیہ السلام برائیں احمدیہ حصہ پنج
میں فرماتے ہیں کہ کب سے پہلے نسلیں سے حضرت پنج
نامزدی اور قوا خاری نے ہندوستان کی طرف بھرت اپنا
کی۔ اس کے بعد باقی لوگ یعنی آئندہ آئندہ اپ کے تینیں
ہندوستان میں آئئے۔ اور یہیں ہیں گے۔ اپ کے انعاماً
درج ذیل ہیں:-

”ہم قبول کرتے ہیں، کہ حضرت علیؑ نے مرنی شام میں
کے بھروسے کے کشیر کی طرف پڑے گئے تھے۔ مگر تم
یہ قول اپنی کرنے کے لئے حضرت علیؑ کی والدہ اور اپنے
کو خواری پہنچ کر رہے تھے۔ بلکہ تاریخ کی رو سے
ثابت ہے کہ خواری بھی کچھ تو حضرت علیؑ کے
ساتھ اور کچھ بعدی آپ کو آتے تھے۔ جب کہ دعوا
خواری حضرت علیؑ کے ساتھ آیا تھا۔ باقی خواری
بعدی آتے تھے۔ اور حضرت علیؑ علیہ السلام نے اپنی
رفاقت کے لئے صرف ایک یعنی اختار کی تھا۔

یعنی دھونا کو جیسا کہ جاریے ہی مطلع اللہ علیہ وسلم
نے مدینہ کی طرف پہنچت کرتے وقت صرف حضرت
ابو بکرؓ کو انتداب کیا تھا۔ گوئی بخوبی سلطنتِ رومی
حضرت علیہ السلام کو باعی قرار دے پوچھتی۔ اور
اسی جرم سے پیلا طوس یعنی تیسرے حکم سے مغل
کیا گیا تھا۔ کوئی بخوبی دلپڑہ حضرت علیہ السلام کا
حایتی تھا۔ اور اس کی عورت یعنی حضرت علیہ السلام کی
مرید بخی، پس صورت معاً کہ حضرت علیہ السلام
کے پوچھنے شدید طور پر بخلجت کوئی تماطل نہ کر سکتے۔
اس لئے انہوں نے اس سفر میں صرف دھونا خواری
کوں لکھا، جس کا مکار ہے مطلع اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے سفر
میں صرف ابو بکرؓ کو سامنا دیا تھا۔ اور جیسا کہ جاریے ہی مطلع
الله علیہ وسلم کے باقی اصحابِ مبلغت را بھی کسے مدینہ کی اگھر
صلحِ اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ کر سکتے۔ اسی حضرت

یہی سیدہ حرام وے والی صفت را بھول سے حضرت علیؑ کی خدمت میں جایز ہے۔ اور بت کہ حضرت علیؑ اور ان میں رہے۔ جیسا کہ ایت مادمت فیم کامستہ بھرپورہ بہ وہی تو پیدا نہ کیا۔ دیگر براہما حضرت علیؑ صفت ۲۳۷

حضرت علیؑ اسلام اور تو ماخرازی کی امداد مدد و رکن کے متعلق ہمارے لڑکیوں میں کافی مواد موجود ہے۔ لیکن یہی ماتی تفصیلی امداد و رکن کے متعلق تاریخی مورخ کرنا البتہ باتی ہے۔ زیرنظر مقابلیں (اسی موضوع پر) کچھ عرصن کرنا مستغور ہے۔

قرآن اولیٰ کی عیسیٰ تاریخ سے ہم معلوم ہوتا ہے۔
کوہ طیض رومی نے یورپ پر حملہ۔ تو چنان ہوئی
۲۶۵ دستہ تیسمیہ اپنی تاریخ کلیسا میں

احکام فرقہ اور فرمائش مناک و شرکت کا آیا جانا ارباب فکر حضرات کو قومیں متناوش رفتگی کے جذبے پر کیا

رسالہ حقیقتِ اسلام لاہور کا بیان۔

دعا جو جز رخیا عمر صاحب یا لکھی مبلغ مدد مددی

حودت حاں پر خود کریں مہر کس تک یہ شرعاً
مشتعل چارہ رہیں گے۔ اور کب تک فرم
کے دعائیں میں ان تاباکینا لاست کا جو
رہے گا۔

یوحش جس کا اپنا راز اپنے دل قمین
وہ توں لیں کی خوشی میں ہوتے ہیں سبق تعریف
ہنس بے سچی مصل میں ہوتا یا یہ
میگ د دیں ہوتا چاہیے۔ وہ توں
جونہ بوقتی ہیں۔ ان کے دلوں میں گولی
اور پیش بریتی ہے شکران کے باعث
ٹھنڈے ہو ہوتے ہیں۔ ان کے رغام میں
وقار اور متنامت بوقتی ہے۔ وہ خود
تل اور بکھر میں سے دور جائیتے ہیں
وہ دشمنوں کے لئے زبان و علم کے
تعابوں اور ملبوسے کام میں ہیں
بلے ان کی زبانی بہت غیریں اور
سیکھی بوقتی میں باثان کے طرز میں کی
لیکن اس اورشد (و سے) جیسا کہ
قصداں پر لختے اس طرح اپنے
میں وہ بہت محظا طبیرتے ہیں۔

رسالہ حقیقتِ اسلام اور جدید کا متصدی
کا شیخ یہ بیان اخوازی لیڈریں (والوں)
کے اپارات کے ایڈیٹریوں کے پریل و مشریع
بھی افراد دہوتا وہ بھی اپنی موجودہ مدد و
کو چھوڑ کر اسلامی اخلاق کا ثبوت دریں۔

اصحاء علیہ سلسلہ ملت میت موت تک ایسی
انستیتوں اور دشاد کا ہناہی ختی میں
قدیم ہم کے نہود کی خصوصیتی تو زندگی
و افلوجا خواہ برف رکھتے رہے کہ
یہ نہایت ہی سخت تائیسی حکم ہے۔
کہ وہ نہ خلائق، میں پڑی بھی دین کو خدا
علیہ السلام کا حکم بخواہے۔ ایک انسان رہے
اپنے علاقوں کے تبلیغ افتد لوگوں اور لاتریوں کا
زملے۔ ہم یہاں سے ان کو مناسب
کریں۔

عبد اللہ الودیں سکندر ایاد دکن

مسلمانوں کی اصلاح و تربیت کا خسارہ زیادہ تر
پریس اور علمائے وحدو پر ہے وہ مکہ میں اس تاریخِ نوافی پر
سعادت فرمائی۔ کہ جماعت احمدیہ میں خلافت کرنے والے
اجرا رات اور یہ صاحب احمدیہ مہدو و دقت میں پروردگار
انتیار کی ہر یہی ہے۔ اسی حقیقتِ اسلامی خلافت سے کوئی
دور دور حکومت مسلمانوں کی اولادی عالت کو بجا سے سیار
کے اور بھی سچی اور اتریزی کا حرف صاحب نہیں۔

اگر قوم مسلمت کے بعد افسوس نہیں تو اسے ان کے دل روکیں
تھریروں میں اور سماں میں ہاتھوں اور تبدیلی پیدا
کرنے کی کوشش سن کی تو وہ وقت و رہیں۔ جیسے کہ
ویکھ جاں کی نظر میں ہلی یا کائنات کا اضافی میاں درد رہے
اسٹریٹ کو سماجا نہیں۔ اور اس طرح پاکت ن کی تباہ
شربت کو بہت بڑا نعمان ہے جسے کام کا مکان ہی نہیں
بلکہ یقین ہے۔

اویسلیں میں رسالہ حقیقتِ اسلام کی ثابت
میں سے جلد سطحی درج ہے میں کرتے ہیں مختار اور کان
حکومت پاکستان اور باقی مدد و دعائیں پاکستان اور
اکابر نہیں بلکہ اپنے فرض کو سمجھنے اور پوری طرح
ادا کرنے کی کوڑت متوہب ہوں۔ رسالہ نہ کوئی میں
قیارہ عنوان "حال و تعالیٰ" احباب ہے۔

"سب سے پہلی بیرون یہ سُلْطَنِ رَبِّیں میں
اور صاحافت میں اسی کل جس خرمنا بیٹ
فہتم سے کام لیا جاتے۔ اس کو
درک دیا جائے۔ اور قوم میں جو شیخ
عمل کے سماحت و درست کے
جز بات پیدا کئے جائیں۔ یہ سچانہ قیادت
بانکل نارو اسے جس میں ختم را بک
کا خیال شرکھا جائے۔ اس طرح باہم
آؤں مش کا تفتحی ہو گا۔ کوئی قوی
صناف ہو جائیں گی۔ اور پھر جب آپ
کبھی اعلیٰ مقصد کے لئے اس کو تاہدہ
کرنا چاہیے۔ تو آپ کو تعظی مالی
کام اتنا بُر کا۔ اور یہ اس طرح غیروں
میں ہے۔ پا کا وقار اُنھیں جائے کہا جاؤ
مکھ جائے گی۔ اور آپ کو ایک ذیں
توم سمجھا جائے گا۔

سرور دستے کو سمجھا جائے کہ کام
اور ارباب مقرر دست بام سمجھ کروں

حضرت سیعی نامی فرماتے ہیں۔ کہ میرے پیچے ہے
اے۔ جو کو اپنی صلیب آپ الحاضرے۔ پھر آپ نے
صلیب پر فتح ہی پائی۔ ابتدائی عیسائی صلیب و اقر
کی یاد کوتا زہ رکھنے کے لئے اور دین خون کے راستے
میں ہر صلیب کے مقابلے برداشت کرنے کے بعد کے
لئے صلیب کا ثاث اس کمال می لاست ملے۔ بعد
میں بھی نشان مشرکانہ درستک پیچے گی۔

بہر حال مکوہ جواہر سے ظاہر ہے۔ کہ اب پڑے
برے عیسائی سکالر یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ شاید
مہدوں سناک میں اور صوفیا کشیبیں قدم صدیوں
میں سچی ہیں۔ یہ حضرت سعیج پور علیہ السلام
کے پیش کردہ قرآنی نظری کی درج تائید ہے۔ جو کہ
عیسیٰ میں ملقوں کی طرف سے عمل میں آئی ہے۔

مرد خ یوسی ہے ایں۔ بھی اپنی تاریخ کلیسا میں
بر تمدنی حواری کی مہدوں سناک میں آمد کا ذکر نہ ہے۔
رمل جھنڈ پر یہ سچی ہے۔ کہ فلسطین کی یورپی
قرآنی سے صدوم یہ ہوتا ہے۔ کہ فلسطین کی یورپی
میسیحیوں کا ایک حصہ مہدوں سناک میں پھرست اختیار
کر گی۔ تو بر تمدنی حواری یا تو ان کے ساتھ کرے۔ یا
لہبیں اسے پاس پہنچ گے۔ انہوں نے حضرت سعیج کی
عبرا ایں کے مطابق مہدوں سناک کی شکنی کی
قیمت و تربیت کی اور درستے رہوں میں اسی ایں کے
سلطان ایسا نبی بادشاہت کی صادی کی۔

کشمیر میں ابتدائی نصاریٰ کا قبرستان
عام طور پر یہ سوال یہ ہاتا ہے۔ کہ کشمیری حضرت
سعیج علیہ السلام نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ سبکی۔
اور اس طرف کے گوں کو پیسے دین میں اصل کی۔ تو ان
کے آثار پریاں کوئی ہمیں طلب نہیں اس کے جو جوب یہ کشمیر کے
آثار قبیلے کی ایک شہادت درج ذیل ہے۔ پا دری
برات دش صاحب ایم۔ اسے دیکھنے کا درج تاریخ جیلیا
مہدوں سناک حصہ دوم میں لکھتے ہیں۔

"حال ہی میں شمالی مہدوں سناک سے ایسی اس
قصہ کی صدیوں میں ہے۔ یہ صدیوں کی شکریہ کے
نہیں قبروں میں پیار کی وادی سے دستیاب
ہوئی ہے۔ ان کے بناؤٹ ان کے لفڑت و نگاہ
اور الواح کی عبارت کے الفاظ سے
علوم ہوتا ہے۔ کہی صدیوں سلطروی ہیں۔

اوہ ترسیں سلطروی میسیحیوں کی ہیں۔ یہ امور
شہادت کرتے ہیں۔ کہ نہیں صدیوں
میں کشمیر میں بھی مسیحی کلیسا میں
حاججا قائم مخفین۔ اور وہاں سلطروی
مسیحی بکثرت آباد تھے۔ ص ۱۵۴

یہاں یہ صداحت کرنا ضروری ہے۔ کہ تمدنی طوری
سچی موجودہ عیسیٰ میں تھا کہ مغل کے بالکل مختلف
عقائد رکھتے تھے۔ وہ سے لے لان کو درم کے پوپ
نے بدعتی قرار دے رکھتا۔ وہ زیادہ تر مشرقی
حکم میں پھیل گئے۔ اس کلیسا میں درمے رہا
تلقن سقط کر لیا۔ عیسیٰ میں مخفین جہاں لیے اٹاریتے
ہیں۔ جو کو موجودہ عیسیٰ میں سے مختلف ہوتے ہیں۔

وہ ان کو سلطروی قرار دے دیتے ہیں۔ مہدوں
کے ابتدائی عیسیٰ تاریخی شواہد سے ثابت ہے
وہ سلطروی میں تھے۔ بلکہ خالص تو جد پر قائم تھے۔
وہ بھی موجودہ عیسیٰ میں سے بالکل مختلف عقائد رکھتے
ہیں۔ ان کی صلیبیوں اور الواح کی عمارتوں سے
جب یہ معلوم ہے۔ کہ وہ موجودہ عیسیٰ میں سے
بالکل مختلف ہیں۔ تو ان کو سلطروی قرار دے جیا گی۔ عراق
میں، الہیہ صاحب چوہ مدرسی نذر امداد میں کاشیش عاشق دکل
دہاہ سے بازار اسماں بیان میں اسی میں صفت فرمائی۔ نذر امداد
سیل کوئی۔ لام جو دکل

تین قلہ میں حل صائع ہو جاتے ہوں یا پیچے فرت ہو جاتے ہوں فی شبی ۸/۲ روپے مکمل کو رک ۲۵ روپے دعا خانہ نور الدین جگہا مل ملڈنگ کے

فالتور و پیس کس طرح محفوظ کیس سا جائے؟

صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے اجنب جماعت کے اس روپیہ کے لئے جسے فوری طور پر وہ استعمال نہ کرنا چاہیں یا پس انداز کرنے کیلئے ہو۔ کہ خاص ضرورت پر کام آئے مندرجہ ذیل ذرائع اختصار کئے ہوئے ہیں۔ ان میں ایک ذریعہ ایسا بھی ہے کہ اجنب کا روپیہ نتیجہ کہ صرف محفوظ رہے بلکہ انہیں کچھ نہ کچھ لفظ بھی ملتا رہے

۱۔ پہلا ذریعہ یہ ہے کہ دفتر محابیہ میں ایک صیغہ قائم ہے۔ اس صیغہ میں جب کوئی چاہے اپنا روپیہ رکھو سکتا ہے اور جب چاہے بے برآمد کر دی سکتا ہے۔ اگر روپیہ رکھوا لئے والا بلوہ سے باہر ہو۔ اور اپنی ضرورت کے لئے روپیہ طلب کرے۔ تو یہ صیغہ صدر انجمن کے خرچ پر بذریعہ منی اور دریابیمہ امانت دار کو اس کا روپیہ بھجوادے گا۔

۲۔ صیغہ امانت میں ایک مافیٹرالیج مرضی قائم ہے۔ اس میں جب کوئی فرد اپنا روپیہ رکھو آتا ہے۔ تو اسے اجازت نہیں ہوتی کہ ایک ماہ کے نوٹس کے کم عرصہ میں رقم پر آمد کر دی سکے اس کا فائدہ یہ ہے کہ جو افراد روپیہ بجاانا چاہیں۔ لیکن معمولی ضرورت پر روپیہ پر آمد کر لیتے ہیں آسانی سے اور یکدم روپیہ نہ لسکیں اور وہ روپیہ خاص ضرورت پر صرف ہو سکے اور اس طرح رکھوا ائے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ نہیں کیوں کہ اس روپیہ کو صدر انجمن احمدیہ بھی بذوق صرورت استعمال کر سکتی ہے اس رقم کے والپس بھجوانے کے متعلق یہی طریقہ ہے۔ اگر کوئی فزر بلوہ سے باہر روپیہ طلب کرے۔ تو صدر انجمن احمدیہ کے خرچ پر روپیہ بھجوادیا جائے گا۔

۳۔ تیرفر رلیمہ یہ ہے کہ اجنب جماعت سے روپیہ لیکر اسکے عوض منا جب بے برآمد ہیں رکھی جاتی ہے اور اس جامد ادمیوں نے کاکرایہ یا زر ٹھیکہ قارض کو دیا جاتا ہے اس طریقہ سے روپیہ محفوظ رہتا ہے۔ مسلمان منافعہ بھی ملتا ہے۔ اس طریقہ پر روپیہ لینے کی تشریطیہ ہیں۔

(۱) رقم کم از کم ایک ہزار روپیہ ہو جو سال کے اندر اس نہیں کی جائیں جب سے دو چند روپیہ ادا کیا جا چکا ہو۔

(۲) بہرہ سن شدہ جامد ادا کو اگر صدر انجمن کے قبضہ میں رہنے والے جاگہے تو مقررہ میعاد کے اختتام پر رقم والپس لینی ہو۔ تو ایسی صورت میں اور میسے وقت دوہنرا روپیہ کی جائیداد پر جو ایک ہزار میں رہنے رکھی جائیگی۔ پچاس روپیہ میں نوٹس بوجبہ بشرطی دیا جاتا صروری ہو گا۔

(۳) رقم و قبضہ کے عوض نہیں اس قدر جامد ادا غیر منقولہ رہن کجا سی جسکی قیمت ذرہ رہن سے دو چند ہو۔ یا نہ کی اراضی کی صورت میں جب پر زر قبضہ

(۴) ایک ہزار تک کی رقم کیلئے ایک ماہ کا نوٹس (۴)، ایک ہزار سے زائد دو ہزار تک کیلئے دو ماہ کا نوٹس (۳)، دوہزار سے زائد کیلئے تین ماہ کا نوٹس۔

(۵) زر ٹھیکہ اس تاریخ سے خمار ہو گا۔ جس تاریخ کو روپیہ لفظ مند کام پر لگایا جائیگا۔

۶۔ اگر قارض کو روپیہ کے جلد لینے کی ضرورت ہو۔ تو معدیۃ میعاد کا زر ٹھیکہ نوٹس کے عوض میں وضع کر لیا جائے گا۔ ماظہرت المال بلوہ

احراری خبراء کے دل آزار کارلوں کی خلاف صدای احتجاج

میر ۳۵ سالہ تجویب ہے کہ مودودیوں کے مطابقاً منظور ہیں ہو
لوگ تقریر تو بخاری کی سنن میں مکروہ مسلم لیک کو دیتے ہیں

ڈسک من عطا اللہ بخاری کی تقریب
پڑھ کر سنائے۔ سید عطا اللہ احمد شاہ بخاری نے یہ
تقریب میں جماعت اسلامی کے مطابقات پر تبصرہ
کرتے چکے کہا کہ مطابقاً مکروہ
ان کی ہاں بھی ہاں طلباء ہوں۔ میر ۳۵ سالہ تجویب
باتا کے کیہیں مکروہ نہیں ہوں گے۔ ان کے متوسطے
لئے وہوں کی حدودت ہے۔ مکروہوں کی حالت یہ ہے
کہ تقریر بخاری کی دستینہ میں عطا اللہ اقبال کے
دیگر صحیح ہے) وہ حادث زیبود کا جذبہ ہے جو
اور درست مسلم لیک کو دیتے ہیں) اس سے جو
اسلامی دوڑھاصل پیش کر مکنی۔ اور اس کے پر
طاہری کو ذہن پہنس رکھتے ہیں۔ ۵۱ کے اس تجویب
سے لوگوں نے کافر میں کیا کشاہ ماحاب کی جو امت
سے کچھ ایسی بھیں سکتے ہیں۔ اسیں دس سے
کافر میں شالی چوتے سے دکاہی بھی بونجی ہیں ہے
ستیغ عطا اللہ احمد شاہ ماحاب نے دو تقریبی
کیں۔ ان دونوں تقریروں میں اپنی کامیوں کا وہ
حق۔ بخوبی تو اور انقلوں نے ذہن پیش کر پہنچانے
کی کوشش کی ہی تھی۔ مگر ان کا کوشش خالی بر کرنا خا
کہ بخاری ماحاب (بہمیہ) یا یوسف بر کچھی۔
ڈسک کا شریف طبق مودودیوں کی اللہ ہی
پہنچتا ہاں ہے اور انہوں کا نہ ہے۔
(نامہ گوار)

ٹپانی مصدق کی تجویب نوکی طور پر مفترض نہیں
لڑکا، سہمنتیں کے تنازع کو ختم کرنے کے
ٹکڑے کا مصدق کی تجویب پر بطریقہ وہ داشتکش میں
کیا جاتا ہے لذت کو جو بین کا منفی مفسد ہے
کہ ان تجویب کو موجودہ صورت میں قبول نہیں کیا جائے
ڈنکہ مصدق کی تجویب کو من و عن مان بنے ہے
بسط مطالبات کا نکل فتح پر جائیں گے۔ تاہم اس
مات کو قوت نہیں کر اسی کی طرف پر مسترد کر دیا گی۔
(استاد)

اعربیوں نے ڈسک ملک سیاکٹ میں ۲۶ دسمبر
تقریب کی پارٹی میں شام کے مطابقات کے کارلوں
منعقد کی۔ دس سے بیشتر عوام بخاری کے ساتھ
احمدیوی حضرت مولانا نے اس کا انتہا ہے جسے مکروہ
عطا اللہ بخاری کے مکروہوں کو دل گھوٹ کو مصالحت دوں کی
شان میں خوبگستا شاپیں کیں۔ اور حضرت مولانا کی
فراریت کے ساتھ میں حاصل کی ہے جو چیز کے
کافر میں لوگوں کی تقدیر مشکلی پر ہے۔
حقیقی دوڑھاصل سے مقامہ دیکھنے کے لئے اسکے
ہرگز سچے۔ یعنی عطا اللہ احمدیوی میں کیا
محجع کوئی پیشہ کرے اور آزاد ریکلا کا کام جمع طلاق ہے
وہ جو اس میں کافر میں کیا ہے۔ اسی میں دس سے
لیا دھوگ ایسی بھیں سکتے ہیں۔

۲۹ دسمبر کی رات کو پہلا جلس بعد عطا اللہ احمدیوی
کے نادی کے ساتھ توین ایسے اور بخاری نے جماعت احتجاج
کے جمادات پہنچتے اور شوالی میں تقریب کی دستی
مخصوص نے اسی تقریبی میں حاصل کی ہے۔ دھکنیوں میں
اور پیشہت پہنچ دی کی حکومت کو یہت سزا ہے۔ اس تقریب
کے بعد ان میں انتہے باہر مودودیوں نے خوب تعریف
ہی کیا۔ ایک دفعہ ایک تعریف باہر احمدیوی
آزاد سے "مزدھو" کہا۔ دس دن تباہ پاٹھوں
کی کچھ ایسی بھی کہ کہ دس کے "مزدھو" کیسے پر
تمام حاضرین جلد نے "مزدھو" کا فتح دیا۔ بعد
یہ لوگوں کو اس پر جیزگی ہوئی۔ مکر پھر کامیکن خا
نیز کام سے نکل گھاٹا۔ دس دھا اس کے آخر میں
اعلان کیا گی کہ سیاسی شطاذ احمد شاہ ماحاب بخاری
تشریفیت آئے ہیں۔ اس کی طبیعت ناساز ہے۔
اس کے بعد سچ کے جلسہ میں حاضر ہیں حاضری سے خطاب
ڈنکہ گے۔

صحیح کا جلس شروع ہوا مگر کشاہ ماحاب دیکھ
میں تقریبی نہیں لئے تھے۔ دس سے بیشتر میں کو
پہنچتے ایں بھی ہوئی۔ اور اسی میں احمدیوی ماحاب نے
وہ توشن میں آئے ہیں۔ اس کی طبیعت ناساز ہے۔
تقریب میں کھرست میں شانی پر آیا تھا۔ جو ماحاب
ان کوئی تکھے سمجھتے تھے، ان سے احمدیوی ماحاب نے
یہ کہ کہ انکا کو دیا کہ بیرا نام بخیر میری منظوری کے
پوکھڑیوں کیوں شانی پر آیا تھا۔ اسے بدیری کی ہے۔
یہ ایسی کافر میں شالی نہیں پہنچتا۔

شام کے اجلاس سے قبل سید عطا اللہ احمدیوی
صاحب بخاری تشریفیت آئے ہیں۔ کافر میں
جماعت اسلامی کے رکن ہے۔ اسی نے نو مطالبات

سزا دادی۔
مدد حکومت پاکستان کے کی فرقہ بی جماعت
کے نہیں رہنماؤں اور مقامات مقدوس کے کارلوں
شانی کرنے منحصر تراویحے جو دلم
درستگاہ سے نہیں بیسیا دل ایجاد اور مصائب
ڈسک کے احتجاجی ڈسک میں عطا اللہ احمدیوی
جماعت احمدیوی ڈسک میں عطا اللہ احمدیوی
شانی میں خوبگستا شاپیں کیے۔ اور حضرت مولانا
تو جو لاہور سے شانی ہے دلے اسی میں احمدیوی
آزاد کے مطالب میرے مقدمہ استمر کے کارلوں کی کوافٹ
مہندل کرتا ہے۔ جس میں عطفت امام جماعت احمدیوی
ایدہ اس تھوڑے کی سخت توین کی گئی ہے۔ اور جماعت
احمدیوی کے لاکھوں افراد کے دلوں کا انتہائی طور پر زخمی
کیا گیا ہے۔ ہم منقص طور پر مکرمت جناب سے
درخواست کرتے ہیں کہ دہاکس خارج کے خلاف
سخت کارروائی کرے اور حکومت پنجاب ایسا
قانون نادیکرے۔ میں ہے اسیک فرادر جماعت کے
پیشوں کی عدت محفوظ ہو سکے۔

ڈسک نگر لاہور پنجاب دا پاکستان کی توجہ بھیں
احرار کے تھیں احمدیوی ڈسک نگر
سیاکلکٹ ملک دھکومت پاکستان کی توجہ مجلس امور
مودودی اسٹریٹ ۱۹۵۲ء کے مدد مدق کی طرف مہندل ایسا
ہے۔ اس توین امیر کارلوں کے ذریعہ جماعت احمدیوی
کے قام اور دکڑوں پر یہی مخفیت عمالک میں پھیل جوئے
ہیں۔ نہیں احساس کو سخت شیش لگی ہے
ہذاہ احمدیوی حکومت پنجاب دا پاکستان
سے انصاف داں ایڈیٹ اور شرافت دیندیں
کے نام پر درخواست کرتا ہے کہ ایسے شرپی عناصر
کے پر دیگھیا کی دکھام کے لئے کوئی موڑ لاقوم
کرے۔ پیر کجہ جلس طالب کرتا ہے کہ
احرار آزاد کا ذکر ہو پچھے فوراً فتحیوں کے
حرب قانون اس قسم کے ارتکاب دیوانم کا آئندہ
کے لئے کجھ اسیصال کیا جائے۔

(حد رحلہ نگر شنگر لاہور)
یہ اجلاس حکومت پاکستان کی توجہ اسلامی
فضلور احمد آزاد کے مطالب میرے مطبوع اسٹریٹ
۱۹۵۲ء کے صفوادی کی طرف مہندل کرنا چاہتا ہے
جس سے جماعت احمدیوی کے مدد بھروسات کو سخت
محدود کیا گی۔
یہ اجلاس حکومت پاکستان و پنجاب کو اسلام
انصار بنڈ بیب اور ایسا یہت کے نام پر لیل کرنا
ہے کہ
۱۔ احمد آزاد کا مطالب میرے مطبوع اسٹریٹ ۱۹۵۲ء نے ذریعہ ضبط
کیا جاوے۔
۲۔ دشمنوں کے مرتکب ہوئے ہیں۔
انکے خلاف نافذ کارروائی کے مجموع کو مناسب

گل دنیسک احمدی
احمدی صحافیوں کی میں صفائحی لاہور سے
شائع ہوئے ہے اخبار آزاد کے شہادہ مودودی
اگست ۱۹۵۲ء میں شائع شدہ کارلوں اور مصائب
اور نگاہ سے نہیں بیسیا دل ایجاد اور مصائب
ریسیکری امور جماعت احمدیوی میں دلم
ادن لفڑ کا اخبار کرتے ہیں۔ اس کارلوں سے احمدی
صحافیوں کے جذبات دشمنی طور پر محدود ہوئے ہیں
احمدی صحافی پاکستانی صحافیوں کی اخبار مکمل
پاکستان سے درخواست کرتی ہے کہ اس تکمیل کی نادیا
حرکات کو مدد کا جائے۔ جو ملک دا پاکستان کے
لئے نہ سرتخط ہوئے بلکہ پاکستان کی شان اور
صحافی روایات کے انصاف ہیں۔ اس اخبار کے خلاف
تاریخی کارروائی ہوئی چاہیے۔ مکرمت پاکستان کو
مدد ہوئی رہنماوں اور مقامات مقدوس کے کارلوں شان
نے تاثر نا منحصر قرار دے دینا چاہیے۔

کرشنگر لاہور پنجاب دا پاکستان کی توجہ بھیں
احرار کے تھیں احمدیوی ڈسک نگر
سیاکلکٹ ملک دھکومت پنجاب دا پاکستان کے
مودودی اسٹریٹ ۱۹۵۲ء کے مدد مدق کی طرف مہندل ایسا
ہے۔ اس توین امیر کارلوں کے ذریعہ جماعت احمدیوی
کے قام اور دکڑوں پر یہی مخفیت عمالک میں پھیل جوئے
ہیں۔ نہیں احساس کو سخت شیش لگی ہے
ہذاہ احمدیوی حکومت پنجاب دا پاکستان
سے انصاف داں ایڈیٹ اور شرافت دیندیں
کے نام پر درخواست کرتا ہے کہ ایسے شرپی عناصر
کے پر دیگھیا کی دکھام کے لئے کوئی موڑ لاقوم
کرے۔ پیر کجہ جلس طالب کرتا ہے کہ
احرار آزاد کا ذکر ہو پچھے فوراً فتحیوں کے
حرب قانون اس قسم کے ارتکاب دیوانم کا آئندہ
کے لئے کجھ اسیصال کیا جائے۔

(حد رحلہ نگر شنگر لاہور)
یہ اجلاس حکومت پاکستان کی توجہ اسلامی
فضلور احمد آزاد کے مطالب میرے مطبوع اسٹریٹ
۱۹۵۲ء کے صفوادی کی طرف مہندل کرنا چاہتا ہے
جس سے جماعت احمدیوی کے مدد بھروسات کو سخت
محدود کیا گی۔
یہ اجلاس حکومت پاکستان و پنجاب کو اسلام
انصار بنڈ بیب اور ایسا یہت کے نام پر لیل کرنا
ہے کہ
۱۔ احمد آزاد کا مطالب میرے مطبوع اسٹریٹ ۱۹۵۲ء نے ذریعہ ضبط
کیا جاوے۔
۲۔ دشمنوں کے مرتکب ہوئے ہیں۔
انکے خلاف نافذ کارروائی کے مجموع کو مناسب